Abdul Mannan assistant professor G.t urdu depart C.M.j.college Khutuna Madhubani  mobile .no 9801015716  emailabdulmannan 12200@gmail. com  
part  3      date  29/7/2020  
topic   Ehsan danish gharib mazduron ke hamnawa  
احسان دانش (1914   1982) دنیاے شاعری میں محتاج تعارف نہیں انکا اصل نام احسان الحق قاضی دانش علی کے بیٹے تھے اسی نسبت سے احسان دانش ت ڈھنگ سے تعلیم بھی نہ پاسکے بچپن سے روزی روٹی کمانے کی فکر دامنگیر تھی اسلیے یہ بھی نا ہوسکا کہ اپنے طور پر مطالعے کا شغل جاری رکھ سکتے طرح طرح کی ملازتیں   پڑیں۔مزدوری ْمعماری ،باغبانی ، پہریداری جیسے کام کرکے گزر بسر کی ملازت ہی کے سلسلے میں لاہور میں قیام رہا 1982 میں انتقال ہوا  
  
احسان ایک طرف ناداروں مزدوروں کی تنگ دستی دیکھی تو دوسری طرف امیروں کا عیش وآرام ۔انکے ٹھاٹ باٹ اورر مظلوموں کی طرف انکی بے حسی کا رویہ یہ سب کچھ انھوں نے دور سے نہیں دیکھا بلکہ اسے جھیلا بھی احسان دانش نے یہی تجربات ومشاہدات اپنی شاعری میں سمودیے معاشرے کے ان دونوں پہلوؤں کی ایسی کامیاب مصوری کرتے ھیں کہ پوری تصویر آنکھوں کے سامنےگھوم جاتی ہے اور اس تصویر کو دیکھنے والا تڑپ اٹھتا ہے  
  
احسان دانش نے اپنی نظموں کے ذریعہ ایک بہت بڑی خدمت انجام دی انھوں نے قارءین و سامعين کو ایک مظلوم طبقے کی حالات زار کا احساس دلایا اور طبقاتی بیداری پیدا کی لیکن وہ اس کا حل پیش کرنے میں ناکام رہتے ھیں اس کا سبب تعلیم کی کمی ھے غربت و عمارت کی کامیاب ان کی شاعری سطحی رہتی ھے گہرائی پیچدگی۔اور سدت جزبات جو اعلی شاعری کی خصوصيات ھے ان کی نظموں میں نظر نہیں آتیں اردو کے بلند پاۓ شاعروں کے اثرات بھی ان کے یہاں ناپید ھیں ان کی نظموں میں کبھی اقبال کی جھلک نظر آتی تو کبھی جوش کی سایہ ۔وہ کسی شاعر سے ذہنی مناسبت پیدا نہ کرسکے جب جس کا اسلوب پسند آیا اسے اپنانے کی کوشش کی اس کا سبب بھی یہی کہ فکر کا عنصر ان کی شاعری میں موجود نہیں اور اس کے بغیر کسی شاعر سے ذہنی ہم آہنگی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا جا بجہ وہ انقلاب کا ذکر کرتے ھیں مگر ان کے ذہن میں انقلاب کا کوئ واضع تصور مجود نہیں  
  
احسان کی غزل اردو شاعری میں کوئ مقام حاصل نہ کر سکی انھوں نے رومانی نظموں بھی کہیں جو جاذب نظر ھیں کیوں کہ وہ شعری آداب کا خیال رکھتے ھیں صاف ستھری زبان استعمال کرتے ھیں استعمارا و  تشبیہ سے حسب ضرورت کام لیتے ھیں ان کی دلکش نظمیں   گرمی کی دوپہر , پژمردگی, نوعروس بیوا ,محتاج حسینا,ی مزدور کی لاش, مزدور کا مہمان ھیں  غزل کے دو شعر ملاحظہ ہوں  
  
آغوش ترا رشک بہاراں سہی مگر  
گھرا رہاہوں صبح کے آثار دیکھ کر  
  
احسان جس مکاں میں کبھی جشن شوق تھ  
  
روتا ہوں اسکے اب درودیوار دیکھ کر  
حاصل کلام یہ کہ احسان دانش نے اپنی محنت و مشقت سے اس فن کو سنوارا ھیں فنی اعتبار سے ان کی تمام نظموں کامیاب و کامران ھیں

|  |  |
| --- | --- |
| https://ssl.gstatic.com/ui/v1/icons/mail/no_photo.png | ReplyForward |